Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الفضل بیداللّٰہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

تار کا پتہ: الفضل لاہور — ٹیلیفون نمبر ۲۶۷۹

روزنامہ الفضل لاہور — خطبہ نمبر ۲

شرح چندہ: سالانہ ۴۲ روپے، ششماہی ۱۳، سہ ماہی ۷، ماہوار ۲/۱ ۲

یوم پنجشنبہ

۲۶ ربیع الثانی ۱۳۷۱ ھجری

جلد ۴۰/۶ | ۲۴ صلح ۱۳۳۱ ھش | ۲۴ جنوری ۱۹۵۲ء | نمبر ۲۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۱ جنوری (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۲۳ جنوری۔ مکرم نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے مگر دل میں کچھ کمزوری باقی ہے۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعا جاری رکھیں۔

پشاور ۲۳ جنوری۔ ہمدان میں شکر سازی کے دو فونی کارخانوں نے اس فصل میں تین لاکھ من سے زیادہ شکر تیار کی ہے۔

کشمیر سے فوجیں ہٹانے کے متعلق ڈاکٹر گراہم کے فوجی مشیر کی پیش کردہ تجاویز شائع کر دی گئیں

"بالآخر ہندوستانی مقبوضہ علاقے میں چودہ ہزار اور آزاد کشمیر میں دس ہزار فوج مقیم رہنی چاہیئے"

پیرس ۲۳ جنوری۔ فرانسیسی نیوز ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ ڈاکٹر گراہم کے فوجی مشیر نے کشمیر کو فوجوں سے خالی کرانے کا جو آزمائشی منصوبہ تیار کیا تھا۔ اس کے شائع ہونے سے پیرس میں ہندوستانی وفد اچنبہ میں رہ گیا ہے۔ سلامتی کونسل کے نمائندہ کشمیر ڈاکٹر گراہم نے یہ منصوبہ پاکستانی وفد کی درخواست پر شائع کیا ہے۔ اس منصوبے میں زور دیا گیا ہے کہ رائے شماری شروع ہونے سے قبل بالآخر ہندوستانی مقبوضہ علاقہ میں چودہ ہزار کے قریب اور آزاد کشمیر میں دس ہزار فوج مقیم رہنی چاہیئے۔ ہندوستانی وفد نے کہا ہے کہ اس سے قبل ہمارے ساتھ اس منصوبے پر کبھی بات چیت نہیں کی گئی۔ ہمیں تو معلوم ہی نہ تھا کہ اس قسم کا کوئی فارمولا پیش بھی کیا گیا ہے۔ برخلاف اس کے ڈاکٹر گراہم نے اس بات پر زور دیا ہے کہ فوجیں ہٹانے کے متعلق بات چیت کے دوران میں دونوں ملکوں کے نمائندوں کے سامنے یہ منصوبہ پیش کیا گیا تھا اور اس پر باقاعدہ بات چیت بھی ہوئی تھی۔

ان تجاویز میں فوجیں ہٹانے اور رائے شماری کرانے کے چار مرحلے رکھے گئے ہیں۔ سمجھوتہ پر دستخط ہو جانے کے بعد پہلا مرحلہ شروع ہوگا جس کی میعاد ایک ماہ ہوگی یہ میعاد فوجیں ہٹانے کی تیاری میں صرف ہوگی۔ دوسرا مرحلہ دو ماہ پر مشتمل ہوگا۔ اور اس میں فوجیں ہٹانے کا کام باقاعدہ شروع ہو جائیگا۔ اس عرصہ میں تین بٹالین چھوڑ کر باقی پاکستانی فوج ہٹالی جائے گی۔ آزاد کشمیر کی فوج میں کمی کر کے اس کی چار بٹالین فوج باقی رہ جائے گی۔ ہر بٹالین میں ۹۰۰ سپاہی ہونگے "شمال اور گلگت" سکاؤٹوں کی تعداد بھی گھٹا کر ساڑھے تین ہزار کر دی جائے گی۔ مواصلات کے سلسلے میں مزید دو ہزار سپاہی رکھنے کی اجازت ہوگی۔ نیز چار ہزار مسلح شہری نوجوان کے علاوہ ہوگی یہ سب مل کر سولہ ہزار جوان بنتے ہیں۔ دوسرے مرحلہ میں ہندوستان کو اپنی باقاعدہ افواج کی تعداد کم کرنا ہوگی نیز چھ ہزار ملیشیا کو پانچ ہزار مسلح شہری فوج میں تبدیل کر دیا جائیگا۔ شیخ عبداللہ کے پانچ ہزار والنٹیر اس کے علاوہ ہوں گے۔ اس طرح ہندوستانی مقبوضہ علاقے میں مسلح فوج اور ملیشیا وغیرہ کی کل تعداد ۳۰ ہزار کے قریب ہوگی۔

تیسرے مرحلہ میں جو ۱۵ جولائی کے لگ بھگ ختم ہوگا فوجوں کی تعداد میں مزید کمی ہوگی۔ اس تاریخ تک ساری پاکستانی فوج ہٹالی جائے گی۔ آزاد کشمیر کی ۴ بٹالین جو ۳۶۰۰ جوانوں پر مشتمل ہونگی اور چار ہزار مسلح شہری باقی رہ جائیں گے۔ گلگت سکاؤٹوں کی تعداد بھی گھٹا کر ۱۵۰۰ کر دی جائے گی۔ مواصلات کے کام سے متعلق جو فوجی رکھے جائیں گے وہ دو ہزار کی بجائے صرف ایک ہزار رہ جائیں گے۔ اس طرح آزاد کشمیر میں صرف دس ہزار مسلح نوجوان ہوں گے۔ ادھر ہندوستانی مقبوضہ علاقے میں ۷ بٹالینوں پانچ ہزار مسلح شہریوں اور مواصلات کے فوجیوں کو ملا کر بالآخر کل ۱۴۸۰۰ فوج باقی رہے گی۔ وسط جولائی میں اس مرحلہ کے ختم ہونے پر ناظم رائے شماری اپنا کام شروع کر دیں گے۔ وہ پندرہ جولائی کو سرینگر میں اپنے عہدے کا چارج سنبھال لیں گے۔

یوم مصر کے سلسلے میں طلباء کے احتجاجی مظاہرے

دولت مشترکہ سے علیحدہ ہونے کا مطالبہ

لاہور ۲۳ جنوری۔ آج یہاں مقامی کالجوں کے طلباء نے یوم مصر منایا۔ وہ ایک جلوس کی شکل میں بازوؤں میں گشت کرتے ہوئے برطانوی ڈپٹی ہائی کمشنر کے دفتر کے سامنے پہنچے اور وہاں پرجوش مظاہرے کیے۔ انہوں نے ایک قرارداد بھی منظور کی جس میں مصر کی سرزمین پر برطانوی فوجوں کے مظالم کے خلاف غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے مصر کے متعلق برطانیہ کی موجودہ روش کی شدید مذمت کی۔ نیز دنیا کے تمام امن پسند ملکوں سے اپیل کی کہ وہ بھی ان مظالم پر نفرین کا اظہار کرتے ہوئے برطانیہ پر زور دیں کہ نہر سویز کے علاقہ سے اپنی فوجیں واپس بلا لے۔

ایک اور قرارداد میں انہوں نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ وہ دولت مشترکہ سے علیحدہ ہو جائے کیونکہ برطانیہ اس ادارے کو اپنے مفادات کی حفاظت کیلئے استعمال کر رہا ہے۔

لیبیا میں غیر ملکی فوجوں کے قیام کے خلاف احتجاج

پیرس ۲۳ جنوری۔ مصری حکومت کے ترجمان نے یہاں اعلان کیا ہے کہ لیبیا میں غیر ملکی فوجیں مقیم ہونے کے خلاف مصر اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی میں احتجاج کرے گا۔ لیبیا کی نئی مملکت کے بارے میں سیاسی کمیٹی کے اجلاس میں کل غور کیا جائے گا۔

ہم اقوام متحدہ میں لیبیا کی حمایت کریں گے

متعدد عرب اور ایشیائی ممالک کا اعلان

پیرس ۲۳ جنوری۔ چھ عرب ممالک اور چار ایشیائی ممالک نے جن میں پاکستان بھی شامل ہے۔ اعلان کیا ہے کہ وہ اقوام متحدہ میں لیبیا کی ممبرشپ کی حمایت کریں گے اس سے پہلے مصر کے وزیر خارجہ صلاح الدین پاشا نے پیرس سے اپنی واپسی ملتوی کر دی ہے تاکہ وہ بھی بحث میں حصہ لے سکیں۔

سانحہ قتل کے تحقیقاتی کمیشن کا اجلاس

لاہور ۲۳ جنوری۔ قائد ملت خان لیاقت علی خان کے سانحہ قتل کی تحقیقات کرنے والے کمیشن کا آج یہاں پھر اجلاس ہوا جس میں کمیشن نے سرحد اور پنجاب کے ایڈووکیٹ جنرل اور عوام کے وکیل شیخ فیض محمود کی مزید بحث سنی کمیشن کی رپورٹ امید ہے اس مہینے کے آخر میں مکمل ہو جائے گی۔

پنجاب میں مویشیوں کا ہفتہ منانے کی تجویز

لاہور ۲۳ جنوری۔ پنجاب کے محکمہ پرورش مویشیاں کی تجویز ہے کہ صوبے میں ۱۴ مارچ سے ۲۰ مارچ تک مویشیوں کا ہفتہ منایا جائے۔ اس ہفتے کا افتتاح وزیر زراعت کی ایک نشری تقریر سے ہوگا۔ ہر ضلع میں مویشیوں کی نمائش کی جائے گی اور اعلیٰ قسم کے جانور پالنے والوں کو انعامات دیئے جائیں گے۔

مسٹر ایڈن سے ظفر اللہ خاں کی ملاقات

لنڈن ۲۳ جنوری۔ وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خان نے آج یہاں برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ایڈن سے ملاقات کی۔ اس سے قبل آپ لارڈ اسمے سے بھی ملے ان ملاقاتوں کے وقت وزیر خزانہ مسٹر محمد علی بھی موجود تھے۔

لائلپور میں گورنر پنجاب کی مصروفیات

لاہور ۲۳ جنوری۔ گورنر پنجاب عزت مآب اسمٰعیل ابراہیم چندریگر نے جو ان دنوں لائلپور اور جھنگ کے دورے پر تشریف لے گئے ہیں آج لائلپور میں زرعی کالج اور ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا معائنہ فرمایا۔

ترکیہ میں امریکی سفیر کے تقرر کی توثیق

واشنگٹن ۲۳ جنوری۔ کل امریکی سینٹ نے ترکیہ میں امریکی سفارت کے عہدہ پر مسٹر جارج میگھی کے تقرر کی توثیق کر دی ہے۔ صدر ٹرومین نے کانگریس کی چھٹیوں کے زمانہ میں مسٹر میگھی کو ترکیہ میں امریکہ کا سفیر مقرر کیا تھا۔

"لیاقت آباد" کا سنگ بنیاد

لاہور ۲۳ جنوری۔ گورنر پنجاب عزت مآب اسمٰعیل ابراہیم چندریگر آئندہ ہفتہ کی کسی تاریخ کو تھل کے علاقہ میں ایک نئے شہر کا سنگ بنیاد رکھیں گے اس شہر کا نام قائد ملت خان لیاقت خاں کے نام پر لیاقت آباد رکھا جائیگا۔ یہ شہر تھل کے علاقے میں تیسرا نیا شہر ہوگا۔

لاہور میں ماہرین تعلیم کا اجلاس

لاہور ۲۳ جنوری۔ بارگاہ ادب لاہور کے زیر اہتمام پنجاب کے تعلیمی ماہروں کا ایک عظیم الشان اجلاس تین بجے دوپہر سے پانچ بجے شام تک تعلیم الاسلام کالج ہال لاہور میں منعقد ہوگا۔ ماہرین تعلیم "پاکستان کا نظام تعلیم اور پنجاب یونیورسٹی" کے موضوع پر تقاریر اور تجاویز پیش فرمائیں گے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی

خطبہ جمعہ

خطبہ نمبر ۲

اگر تمہیں احمدیت اور اسلام سے سچی محبت ہے تو تحریک جدید میں حصہ لینا تمہارے لئے ضروری ہے

بے شک بوجھ زیادہ ہے لیکن ہمیں نے یہ اٹھانا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے ہم پر اعتبار کر کے یہ کام ہمارے سپرد کیا ہے

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۸ جنوری ۱۹۵۲ء بمقام ربوہ

مرتبہ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

آج جنوری کی اٹھارہ تاریخ ہے اور ایک مہینہ کے اندر اندر تحریک جدید کے وعدوں کی میعاد ختم ہو جائے گی۔ اس لئے آج میں پھر خطبہ

تحریک جدید کے متعلق

ہی پڑھتا ہوں۔ دوستوں کو معلوم ہے کہ اس سال میں نے وضاحت سے بتا دیا ہے۔ کہ تحریک جدید کا کام نہ چند سال کا ہے اور نہ چند افراد کا ہے۔ بلکہ دراصل احمدیت کے قیام کی جو غرض تھی۔ یعنی غلبۂ اسلام علی الادیان اس غرض کو پورا کرنے کے لئے یہ کام جاری کیا گیا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جس غرض کے لئے احمدیت قائم کی گئی تھی۔ اور جس غرض کے لئے کوئی شخص احمدیت میں داخل ہوتا ہے۔ اس کے متعلق وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ کام دوسروں کا ہے میرا نہیں۔ اگر یہ اس کا کام نہ ہوتا تو اسے احمدیت میں داخل ہونے کی ضرورت کیا تھی

آخری زمانہ میں

اسلام ایسی مصیبت کے دور سے گزرنے والا تھا۔ جس نے اس کی عظمت اور شوکت کو مسخ کر دینا تھا۔ کفر کو اسلام پر پھبتیاں اڑانے کا موقعہ ملنے والا تھا۔ کفر کو اسلام کی تضحیک اور تحقیر کرنے کا موقعہ ملنے والا تھا۔ اس کے بعد اسلام نے اپنے رتبہ کو دوبارہ حاصل کرنا تھا۔ اور اس مقام پر پہنچنا تھا۔ جس کو دیکھ کر کفار اپنی کامیابی اور ترقی سے مایوس ہو جائیں گے۔ اور یہ کام ہر اس شخص کے ذمہ ہے۔ یا یہ کام ہر اس شخص کا ہے۔ جو اپنے آپ کو مسلمان یا احمدی کہتا ہے۔ پس اسلام کو دوسرے ادیان پر غالب کرنا اور احمدیت کو قائم کرنا وہ کام نہیں جس کے متعلق کوئی مسلمان یا احمدی یہ کہہ سکے۔ کہ یہ کام فلاں کا ہے۔ میرا نہیں۔ یہ کام ہر احمدی کا ہے۔ اور یہ ہر زمانہ میں زندہ رہے گا اور قیامت تک چلے گا۔ پس میں نے واضح کر کے بتا دیا تھا کہ

تحریک جدید کا کام

چند سال کا نہیں۔ اور نہ یہ کام چند افراد کا ہے۔ اور اب جبکہ میں نے حقیقت کو کھول دیا ہے۔ آئندہ یہ سوال نہیں ہو گا۔ کہ کون چندہ دیتا ہے۔ اور کون چندہ نہیں دیتا۔ بلکہ اس وضاحت کے بعد ہر شخص جو احمدیت میں شامل ہوتا ہے۔ بلکہ میں کہتا ہوں ہر شخص جو احمدیت سے دلچسپی لیتا ہے۔ خواہ وہ احمدی نہ بھی ہو۔ اس پر یہ فرض عائد ہو جاتا ہے۔ کہ وہ اس کام میں حصہ لے۔ اور پھر اپنی حیثیت کے مطابق حصہ لے۔ اب صرف ان لوگوں سے وعدے لے کر نہیں بھجوانے جو پہلے سے وعدے کرتے آئے ہیں۔ بلکہ آپ لوگوں کا فرض ہے۔ کہ ہر احمدی سے خواہ وہ بچہ ہو جوان ہو یا بوڑھا ہو۔ مرد ہو یا عورت۔ امیر ہو یا غریب۔ اور پھر خواہ وہ کسی حیثیت کا ہو۔ اس کی حیثیت کے مطابق تحریک جدید کے وعدے لے کر بھجوائیں۔ اور ہر ایک پر واضح کر دیں کہ

اسلام کی اشاعت

اور غیر مسلموں کو اسلام میں داخل ہونے کے لئے تبلیغ کرنا ہی ایسے کام ہیں۔ جن کی وجہ سے ہم اسلام کو دوسرے ادیان پر غالب کر سکتے ہیں۔ نہ کفر و اسلام کی جنگ نے قیامت تک ختم ہونا ہے۔ اور نہ قربانیوں کا سلسلہ بند ہو سکتا ہے۔ یہی جہاد ہے۔ جو مختلف رنگوں میں ہمیشہ کے لئے مسلمانوں پر فرض ہے۔ جو چیز کبھی کبھی آتی ہے۔ اس کی فرضیت مشکوک ہو جاتی ہے۔ یہی دیکھ لو کہ تلوار کے جہاد کا دعوےٰ سارے مسلمان کرتے رہے ہیں۔ لیکن جب ان کے عقائد کے مطابق

تلوار کے جہاد کا وقت

آیا تو کسی نے جہاد نہیں کیا۔ ایک احمدی خدا تعالیٰ کے سامنے یہ کہہ دے گا کہ میں نے جہاد کے جو معنے سمجھے تھے۔ ان کے مطابق میں نے اپنے فرض کو پورا کر دیا ہے۔ لیکن کروڑوں مسلمان جو سالہا سال تک تلوار کے جہاد کا دعوےٰ کرتے رہے تھے۔ خدا تعالیٰ کے سامنے کیا جواب دیں گے۔ جن وجوہات کی بناء پر وہ انگریزوں کے مقابلہ میں جہاد کو فرض سمجھتے تھے۔ وہ وجوہات اب بھی ہندوستان میں پائی جاتی ہیں۔ جو شرائط جہاد کی انگریزوں کے وقت میں تھیں۔ وہ اب بھی ہندوستان میں قائم ہیں۔ لیکن پاکستان کا مسلمان ہندوستان کے مسلمانوں کو یہی مشورہ دیتا ہے کہ وہ امن سے رہیں فساد نہ کریں۔ اگر ان کا یہ مسئلہ صحیح ہے۔ کہ جب مسلمانوں پر غیر کی حکومت ہو۔ اور وہ حکومت اپنا حق سمجھے۔ کہ ایسے قانون جاری کر دے۔ جو اسلام کے مطابق نہ ہوں۔ تو مسلمانوں پر اس حکومت سے جہاد کرنا فرض ہو جاتا ہے۔ تو ان کا ہندوستانی مسلمانوں کو یہ مشورہ دینا کہ وہ امن سے رہیں فساد نہ کریں صحیح نہیں۔ اگر ان کے خیال کے مطابق انگریزوں سے جہاد کرنا فرض تھا اگر انگریزوں کی جاری کردہ تعزیرات ہند

اسلام کے خلاف

تھی تو وہی تعزیرات ہند اب بھی ہے۔ اور ملک میں اب بھی غیر مسلم حکومت قائم ہے۔ جو اپنا حق سمجھتی ہے کہ وہ جو چاہے قانون بنا دے۔ اب اس سے جہاد کرنا کیوں فرض نہیں۔ جو وجہ انگریز کی حکومت کے وقت پائی جاتی تھی۔ وہ اب بھی موجود ہے۔ لیکن اب کوئی شخص اس بات کی جرأت نہیں کرتا۔ کہ وہ جہاد کا اعلان کرے۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ انگریزوں سے جہاد کرنا فرض تھا لیکن ہندوؤں سے جہاد کرنا فرض نہیں۔ جو جرم انگریزوں کا تھا وہی جرم ہندوؤں کا ہے۔ لیکن باوجود اس کے دوسرے مسلمان ہندوؤں کے خلاف جہاد کا اعلان نہیں کرتے۔

احمدیت کے عقیدہ کے مطابق

تلوار کا جہاد نہ پہلے فرض تھا۔ اور نہ اب فرض ہے۔ کیونکہ اسلام کو مٹانے کے لئے نہ انگریزوں نے بظاہر کوئی کوشش کی تھی۔ اور نہ ہندو اسلام کو مٹانے کے لئے تلوار سے کام لے رہے ہیں۔ ایک احمدی کے عقیدہ کے مطابق جہاد کی جو شرائط پہلے پائی جاتی تھیں۔ وہ شرائط اب بھی پائی جاتی ہیں۔ اس وقت بھی امن کی ضرورت تھی۔ اور اب بھی امن کی ضرورت ہے۔ جس جہاد کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش کیا تھا۔ اور جو جہاد ہم کر رہے ہیں۔ وہ کسی وقت بھی ہٹ نہیں سکتا۔ ہر وقت نماز۔ جہاد اور ذکر الٰہی ضروری ہیں۔ جہاد کے معنے ہیں۔ اپنے

نفس کی اصلاح کی کوشش

کرنا اور غیر مسلموں کو اسلام میں لانے کے لئے تبلیغ کرنا اور روز و شب جماعت سے ہمارا یہی خطاب ہوتا ہے۔ ہم انہیں یہی کہتے ہیں۔ کہ تم دوسرے لوگوں کو تبلیغ کے ذریعہ مسلمان بناؤ ہمارا جہاد وہ ہے۔ جو نماز کی طرح روزانہ ہو رہا ہے۔ اور جو احمدی اس جہاد میں حصہ لیں گے۔ وہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہم جہاد کر رہے ہیں۔ لیکن جو لوگ اس جہاد میں حصہ نہیں لیں گے۔ ہم ان کے متعلق فتوے تو نہیں دیتے۔ لیکن جس طرح نماز نہ پڑھنے والا

سچا مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح اسلام کی اشاعت کے لئے قربانی نہ کرنے والا بھی سچا مسلمان یا سچا احمدی نہیں کہلا سکتا۔ لوگ اپنے چھوٹے چھوٹے مقدمات میں کس طرح اپنی جانیں لڑا دیتے ہیں۔ اب کفر و اسلام کے مقدمہ میں جو حصہ نہیں لیتا اور اسے نفلی سمجھتا ہے۔ وہ کیسے سچا مسلمان کہلا سکتا ہے۔ تحریک جدید نفلی اس لئے ہے کہ ہم اس میں حصہ نہ لینے کی وجہ سے کسی کو سزا نہیں دیتے۔ لیکن فرض اس لحاظ سے ہے کہ اگر تمہیں

احمدیت سے سچی محبت

ہے تو تحریک جدید میں حصہ لینا تمہارے لئے ضروری ہے۔ جب ماں بچہ کے لئے رات کو جاگتی ہے۔ تو کون کہتا ہے کہ اس کے لئے رات کو جاگنا فرض ہے۔ بچہ کی خاطر رات کو جاگنا فرض نہیں نفل ہے۔ لیکن اسے رات کو جاگنے سے کون روک سکتا ہے۔ جس سے محبت ہوتی ہے۔ اس کی خاطر ہر شخص قربانی کرتا ہے۔ اور یہ نہیں کہتا کہ ایسا کرنا فرض نہیں نفل ہے۔ اسی طرح جو شخص اسلام اور احمدیت سے سچی محبت رکھتا ہے۔ وہ یہ نہیں کہے گا کہ ان کی اشاعت کی خاطر قربانی کرنا فرض نہیں۔ بلکہ

اسلام اور احمدیت کی اشاعت

کے لئے قربانی کرنا اسے فرض سے بھی زیادہ پیارا لگے گا۔ کیونکہ وہ سمجھے گا کہ ایسا کرنے سے اسلام کو دوبارہ شوکت و عظمت حاصل ہو جائیگی بلکہ جب تبلیغ جہاد کا ایک حصہ ہے۔ تو اس میں حصہ لینا فرض ہی کہلانے کا مستحق ہے۔

پس اس خطبہ کے ذریعہ میں جماعت کو اس کے

فرائض کی طرف توجہ

دلاتا ہوں۔ اب دوست صرف یہ نہ کریں کہ جو لوگ اس میں حصہ لیتے ہیں۔ ان سے وعدے لے کر بھجوا دیئے جائیں۔ بلکہ ہر بالغ احمدی کو تحریک جدید میں شامل کریں۔ بلکہ نابالغ بچوں کو بھی تحریک جدید میں شامل کر سکتے ہیں تا انہیں احساس رہے کہ انہوں نے بڑے ہو کر اسلام کی اشاعت میں حصہ لینا ہے۔ ہمارے گھروں میں نابالغ بچوں کی طرف سے والدین حصہ لے لیتے ہیں۔ اور انہیں بتا دیتے ہیں کہ تمہارا تحریک جدید کا وعدہ اس قدر ہے تا انہیں احساس ہو کہ وہ بڑے ہو کر اس میں حصہ لیں۔ پس تم اپنے نابالغ بچوں کی طرف سے بھی حصہ لے سکتے ہو۔ انہیں بتاؤ کہ تمہاری

کامیابی کا طریق

یہی ہے کہ تمہیں اشاعت اسلام کے کاموں میں رغبت ہو۔ اور بڑے ہو کر اس کام کو پورا کرنے کی کوشش کرو۔ پس اب جبکہ بہت تھوڑا وقت باقی ہے (میں نے پندرہ فروری آخری تاریخ مقرر کی تھی) میں پھر جماعتوں کو توجہ دلا دیتا ہوں۔ کہ وہ تحریک جدید کے وعدے اس رنگ میں بھجوائیں کہ ہر ایک بالغ احمدی اس میں شامل ہو جائے۔ اور اپنی حیثیت کے مطابق اس میں حصہ لے۔ ہر ایک احمدی کو بتاؤ کہ اس کا تحریک جدید میں حصہ لینا

احمدیت کے قیام کی غرض

کو پورا کرنا ہے۔ اگر کوئی شخص تحریک جدید میں حصہ نہیں لیتا۔ تو اس کے احمدیت میں داخل ہونے کا کیا فائدہ۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپ لوگوں پر بہت زیادہ بوجھ ہے۔ غربا کی حالت کو دیکھ کر دل دکھتا ہے۔ ان پر اتنا بوجھ ہے۔ جو پہلے کبھی نہیں پڑا۔ لیکن اس میں بھی کیا شبہ ہے کہ اسلام پر بھی وہ بوجھ آ پڑا ہے۔ جو پہلے کبھی نہیں پڑا۔ مصیبت کے وقت ہر ایک کو بوجھ اٹھانا ہی پڑتا ہے۔ جب دنیا میں اسلامی حکومت اس رنگ میں قائم ہو جائے گی کہ ہر ایک شخص کو خوراک اور لباس مہیا کر دیا جایا کرے گا۔ اس وقت چندہ دینا موجودہ وقت میں چندہ دینے سے سوال حصہ بھی برکت کا موجب نہیں ہو گا۔

پس بے شک تم پر بوجھ زیادہ ہے۔ اور میں اس بوجھ کو محسوس کرتا ہوں۔ اور ساری دنیا تمہاری تعریف کر رہی ہے۔ لیکن ہمارا کام بھی بہت بڑا ہے۔ اور ہم اسے نظر انداز نہیں کر سکتے۔ باوجود اس کے کہ ہم پر بوجھ زیادہ ہے۔ ہمیں

اسلام کی خاطر قربانی

کرنی پڑے گی۔ کیونکہ ہمارے خدا نے ہم پر اعتبار کر کے یہ کام ہمارے سپرد کیا ہے۔

سچا احمدی کون ہے؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ضروری فرمان

"اے وے تمام لوگو جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو۔ آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقوے کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو۔ کہ گویا تم خدا تعالے کو دیکھتے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ دینے کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے" (کشتی نوح)

زکوٰۃ کی تمام رقوم مرکز سلسلہ میں آنی چاہئیں

(نظارت بیت المال)

"الفضل" کا مصلح موعود نمبر

یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر الفضل کا خاص نمبر شائع کیا جا رہا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان پیشگوئی ۱۸۸۶ء جس شان سے حضور کی صداقت کا اظہار کر رہی ہے۔ اس کی تفصیلات کا علم ہر احمدی کو ہونا ضروری ہے تاکہ اس خدائی نشان کی عظمت ہر خاص و عام پر واضح کر سکے۔ اس پرچہ میں اس غرض کو پورا کرنے والے چیدہ چیدہ مضامین ہوں گے۔ اس لئے احباب کو اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کا ابھی سے پروگرام بنانا چاہیئے۔ زیر تبلیغ احباب میں تقسیم کرنے کے لئے یہ نہائت مفید اور قیمتی تحفہ ہو گا۔ حضرت مصلح موعود امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا وجود باجود اللہ تعالےٰ کا ہم پر خاص احسان ہے۔ اس کے شکرانے کے طور پر ہمیں اس وجود کی عظمت دنیا پر واضح کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے تبلیغ کا شوق اور جوش رکھنے والے احباب اپنی طرف سے مصلح موعود نمبر خرید کر اپنے احباب کو بھجوا سکتے ہیں۔ اور اگر قبل از وقت مطلوبہ پرچوں کی قیمت اور ڈاک کے خرچ کے ساتھ فہرست معہ مکمل پتہ بھجوا دی جائے تو ان کے نام پرچہ دفتر ہذا سے براہ راست بھجوا دیا جائے گا۔ اور اس طرح خرچ ڈاک کی جو رعائت الفضل کے ساتھ خاص ہے۔ اس سے دوست فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ایجنٹ حضرات احباب سے دریافت کر کے مطلوبہ تعداد ریزرو کروالیں مشتہرین کے لئے بھی خاص موقعہ ہو گا۔ فوری طور پر اپنے اشتہارات کے لئے جگہ ریزرو کروالیں۔ ورنہ جلسہ سالانہ نمبر کی طرح متعدد احباب کو افسوس ہو گا۔ کہ کیوں ان کا اشتہار شائع نہ ہو رکا۔

کوشش کی جائے گی کہ اس میں متعدد بلاک دیئے جائیں۔ اشتہارات زیادہ سے زیادہ ۱۰ فروری ۱۹۵۲ء تک بمعہ پیشگی اجرت کے پہنچ جانے ضروری ہیں۔ شرح اشتہارات کے لئے دفتر ہذا کو لکھیں (مینیجر)

قافلہ قادیان ۱۹۵۰ء کے اصحاب توجہ فرمائیں

رکے ہوئے سامان کی واپسی کی امید پیدا ہوئی ہے

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے —

جو احباب اور بہنیں ۱۹۵۰ء کے قافلہ میں یعنی آج سے ایک سال قبل قادیان گئے تھے۔ ان کا کچھ سامان واپسی سفر پر ہندوستانی کسٹم نے واہگہ بارڈر پر روک لیا تھا۔ اب اس سامان کی بحالی کی ایک صورت پیدا ہوئی ہے۔ پس جن اصحاب قافلہ کا سامان اس موقعہ پر روکا گیا ہو۔ وہ مجھے اپنے سامان کی تفصیل اور اپنے نام اور پتہ وغیرہ سے مطلع فرمائیں۔ تاکہ ان کے سامان کی واپسی کی کوشش کی جا سکے۔ یہ خیال رہے کہ ابھی اس معاملہ میں کوئی پختہ صورت پیدا نہیں ہوئی۔ لیکن بعض افسروں کی طرف سے امید دلائی گئی ہے کہ غالباً اس سامان کا کچھ حصہ واپس مل سکے گا۔ لہٰذا کوشش کی غرض سے یہ اطلاع طلب کی جا رہی ہے

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد ربوہ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

نائیجیریا (مغربی افریقہ) میں تبلیغ اسلام

سکولوں اور کالجوں کے طلباء اور اخبارات کے ایڈیٹروں کو تبلیغ احمدیت

اخبارات میں احمدیت کا ذکر۔ ایک ہاؤسا عالم کا قبول احمدیت

رپورٹ ماہ ستمبر ۱۹۵۱ء

(از مکرم نسیم سیفی صاحب مبلغ نائیجیریا)

شمالی نائیجیریا:۔ شمالی نائیجیریا کا وسیع علاقہ جس میں اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ برادرم سید احمد شاہ صاحب کا تبلیغی حلقہ ہے۔ برادرم موصوف کو مغربی نائیجیریا میں بھی کام کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اب شمالی نائیجیریا میں اپنے گذشتہ تجربہ کی بناء پر تبلیغ کے آزمودہ کار نسخوں پر عمل کر رہے ہیں۔ مثلاً اس لئے کہ آپ تبلیغی میدان میں آنے سے قبل فوج میں ملازم تھے۔ غیر ملکی لوگوں اور خصوصاً انگریزوں سے دوستی لگانے اور اس کو بڑھانے کا آپ کو خاص ملکہ ہے۔ اور بسا اوقات اس سے نہایت مفید نتائج نکلے ہیں۔ کئی انگریزوں کو آپ نے سلسلہ کا لٹریچر دیا ہے۔ اور بالمشافہ بھی احمدیت کی تعلیم سے واقف کیا ہے۔

عرصہ زیر رپورٹ (ماہ ستمبر ۱۹۵۱ء) میں آپ نے طلباء۔ سرکاری ملازم اور تجار کو انفرادی طور پر مل کر تبلیغ کا فریضہ ادا کیا۔ یہ ملاقاتیں اکثر و بیشتر آئندہ کی مضبوط دوستی کا پیش خیمہ ہوتی ہیں۔ اور اس طرح مسلسل تبلیغ کا موقعہ میسر آتا رہتا ہے۔

حکومت کے اداروں اور مختلف کمپنیوں کی دوکانوں پر جا کر احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ اور پمفلٹ تقسیم کئے۔ بعض لوگوں کو جو کچھ عرصہ سے احمدیت میں دلچسپی کا اظہار کرتے ہیں۔ سلسلہ کا لٹریچر بذریعہ ڈاک بھی ارسال کیا۔

اپنے ہیڈ کوارٹر (زاریہ) کے اردگرد کے نو مقامات میں جا کر تبلیغ کی۔ اور اس طرح عرصہ زیر رپورٹ میں ایک اور مشن میں جو زاریہ سے بیالیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ وہاں بھی تشریف لے گئے۔ اور انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ معززین شہر کو احمدیت کا پیغام پہنچایا۔

زاریہ کے قیام کے دوران میں دو تبلیغی اور دو تربیتی لیکچر دیئے۔ روزانہ قرآن کریم اور حدیث شریف کا درس دیتے رہے۔ اور احباب جماعت کے مختلف سوالوں کے جواب دیئے جاتے رہے۔ یسرنا القرآن اور قرآن کریم کی تعلیم باقاعدگی کے ساتھ دی جاتی رہی۔ احباب جماعت کو نماز اور دعائیں یاد کرائی گئیں۔

بعض طلباء اور اساتذہ مشن ہاؤس میں تشریف لائے۔ ان کو احمدیت کے مختلف مسائل سے آگاہ کیا گیا۔ اور دوبارہ آنے کی دعوت دی گئی۔

عید الاضحیہ کے موقعہ پر جماعت کے تمام غرباء میں گوشت تقسیم کرنے کا انتظام کیا گیا۔ اس روز بعض غیر احمدی دوستوں کو چائے پر مدعو کیا اور تبلیغ کی گئی۔ ایک احمدی دوست کے بچے کے عقیقہ کے موقع پر سنت نبویؐ سے آگاہ کیا گیا۔ اور غیر احمدی حاضرین کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی غرض سے مطلع کیا۔

عرصہ زیر رپورٹ میں شمالی علاقہ میں ایک ہاؤسے نے بیعت کی۔ اگرچہ احمدیت کی تبلیغ تو نائیجیریا میں کئی سالوں سے کی جا رہی ہے۔ لیکن ہاؤسا لوگوں نے ابھی تک اس کی طرف توجہ نہیں کی۔ اب حال ہی میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بعض ہاؤسا احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ اور اب امید ہے۔ کہ اس علاقہ کے لوگ بھی احمدیت کو سمجھ سکیں گے۔ اور احمدیت کی برکات سے مستفیض ہو سکیں گے۔ انشاء اللہ۔

لوکل مرکز (لیگوس) میں تبلیغی جدوجہد

خاکسار لیگوس میں مقیم ہے۔ اور تبلیغ کے علاوہ اور تمام دفتری امور کی انجام دہی کا ذمہ دار۔ اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے نائیجیریا میں تیس سے زیادہ مقامات پر یا تو ہماری باقاعدہ جماعتیں ہیں۔ یا احمدی موجود ہیں۔ ان تمام مقامات کے احمدیوں کے ساتھ سلسلہ خط و کتابت جاری رہا۔ یہ کام اب خدا کے فضل سے بہت وسعت اختیار کرتا جا رہا ہے چنانچہ گذشتہ دو ماہ سے ہمارے فضل عمر سکول کے ایک استاد صاحب بھی اپنا کچھ وقت مشن کے دفتر میں صرف کرتے ہیں۔ اگرچہ ان کو معاوضہ تو صرف ایک گھنٹہ کا دیا جاتا ہے۔ لیکن وہ اپنے اخلاص کے باعث بسا اوقات تین تین چار چار گھنٹے کام کرتے ہیں۔ اور اس طرح دفتری امور کی انجام دہی میں کسی قدر سہولت ہو گئی ہے۔

دفتری امور کے علاوہ جماعت کی تربیت اور تبلیغ کا کام ہے۔ اور آجکل بارشوں کی وجہ سے پبلک لیکچر نہیں دیئے جا رہے۔ لیکن عام طور پر لیگوس میں تبلیغ کا یہ طریق بھی اختیار کیا جاتا ہے۔ کہ ہر ہفتہ کے روز عشاء کی نماز کے بعد لیگوس کے کسی علاقہ میں پبلک لیکچر دیا جاتا ہے۔ اور لیکچر کے بعد سوالوں کے جوابات۔ ان لیکچروں سے بعض اوقات اچھی خاصی دلچسپی پیدا ہو جاتی ہے۔ لیگوس میں جماعت کے دوسرے لوگ بھی خدا کے فضل سے تبلیغ میں منہمک رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی تیاری کے لئے عرصہ زیر رپورٹ میں تبلیغی کلاس جاری تھی۔ اس تبلیغی کلاس کے لئے باقاعدہ پروگرام اور سلیبس بنایا گیا تھا۔ جس کے مطابق کام کیا جاتا رہا۔ اور دوستوں کو ضروری مسائل سمجھائے جاتے رہے۔ خدام الاحمدیہ کو بھی تبلیغ کے لئے تیار کیا جاتا رہا۔ اور اتوار کے روز ان کے تبلیغی وفود کو تبلیغ کے لئے بھیجا جاتا رہا۔

لٹریچر کے ذریعہ تبلیغ کا کام مبلغ کا ایک اہم اور نہایت مفید نتائج پیدا کرنے والا ذریعہ ہے۔ چنانچہ اس کی طرف خاص توجہ دی جا رہی ہے۔ نہ صرف بعض لوگوں کو مفت لٹریچر بھیجا گیا۔ بلکہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب کی فروخت کا بھی انتظام کیا گیا۔ بعض لائبریریوں کی طرف سے بعض کتابوں کی مانگ آئی۔ جو ان کو قیمتاً ارسال کی گئیں۔ اشتہارات کے ذریعہ بھی بعض لوگوں کی طرف سے کتب کی خرید کے لئے خطوط موصول ہوتے رہے۔ جن کی بروقت تعمیل کی جاتی رہی۔ کتابوں کی اشاعت اور طباعت کے کام میں باقاعدگی اور وسعت پیدا کرنے کے لئے ہم نے اپنا تجارتی نام "دی اسلامک لٹریچر" رکھا ہے چنانچہ اب ہماری مطبوعات اسی تجارتی نام کے ماتحت طبع ہوتی ہیں۔ اسی نام کے لیٹر ہیڈ بل وغیرہ چھپوائے گئے ہیں۔ اور امید ہے کہ ان کا اچھا اثر رہے گا۔ انشاء اللہ۔

بلیٹن:۔ بلیٹن کی اشاعت بھی ہمارے کام کا ایک اہم حصہ ہے۔ اس وقت نائیجیریا اور کیمرون کے تمام صوبجاتی اور ضلع واری ہیڈ کوارٹروں کی لائبریریوں میں بلیٹن بھیجا جا رہا ہے۔ ان کے علاوہ بعض دیگر مقامات پر بھی بلیٹن بھیجا جا رہا ہے۔ جس میں لائبریریاں اور سکول و کالج شامل ہیں۔ نائیجیریا کے بڑے بڑے چیفس اور دیگر مقتدر اصحاب کو بھی بلیٹن ارسال کی جا رہی ہے۔

نائیجیریا کے ہر مشن میں مناسب تعداد میں بلیٹن بھیجنے کا انتظام ہے۔ لیگوس کے بعض دوست ذاتی طور پر بھی بلیٹن کو اپنے حلقۂ احباب میں پہنچاتے رہتے ہیں۔ چنانچہ کل ہی ایک ٹریننگ سکول (جہاں اساتذہ تیار کئے جاتے ہیں) سے ایک دوست (جو میرے ساتھ دفتر میں بھی کام کرتے ہیں) کے نام خط آیا ہے۔ کہ وہاں کا ہر طالب علم بلیٹن میں دلچسپی لے رہا ہے۔ اور اس کی خواہش ہے۔ کہ اسے باقاعدہ بلیٹن ملتی رہے۔ بلیٹن میں دیئے گئے کتب کے اشتہار کی بناء پر انہوں نے بعض کتب کی خرید کے لئے کچھ رقم بھی بھیجی ہے۔ الغرض اللہ تعالیٰ کے فضل سے بلیٹن سے ہمارا حلقہ تبلیغ کافی وسیع ہو گیا ہے۔ اور نہایت اچھے نتائج کی امید کی جاتی ہے۔ عنقریب ہی اس بلیٹن کو اخبار TRUTH میں تبدیل کر دیا جائیگا۔

مقدمہ جائیداد:۔ مخرجین سے جائیداد کی واپسی کے سلسلہ میں ایک مقدمہ دائر کیا جا رہا ہے۔ جس کے کاغذات ایک انگریز وکیل کے حوالے کر دیئے گئے ہیں۔ اور امید ہے کہ عنقریب ہی یہ مقدمہ دائر کر دیا جائیگا۔ احباب جماعت کی خدمت میں مقدمہ کی کامیابی کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

جماعت کی تعلیم و تربیت

لیگوس میں جمعہ کی نماز کے بعد قرآن کریم کا درس دیا جاتا رہا۔ عصر کے بعد عورتوں کی تعلیم کا انتظام کیا جاتا رہا۔ اور مغرب کے بعد حسب موقع مختلف پروگرام جاری کئے جاتے رہے۔ بعض ایام تبلیغی کلاس کے لئے مخصوص کئے گئے۔ اور بعض دیگر فتاویٰ کے درس اور عام سوالات کے جوابات کے لئے۔

جمعہ کے خطبوں میں حسب موقع ضروری امور کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی۔ جن میں سے بعض امور اخلاق سے متعلق تھے۔ خدام الاحمدیہ کی تربیت کے لئے ان کی ہفتہ واری میٹنگ ہوتی رہی۔ جس کی صدارت کے فرائض خاکسار سرانجام دیتا رہا۔ اسی طرح ہفتہ کے روز عورتوں کی میٹنگ عصر کے بعد منعقد کی جاتی رہی۔ اس کی صدارت کے فرائض بھی خاکسار ہی کے ذمہ ہے۔ اس میٹنگ میں دیگر امور کے علاوہ نماز یاد کرانے کی خاص کوشش کی گئی۔ خدام میں زیادہ یگانگت اور بہتر زندگی کے آثار پیدا کرنے کے لئے ایک روز پکنک کے لئے گئے۔ جسے تمام خدام نے نہایت دلچسپ بنایا۔

دورے:۔ عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے تین جماعتوں کا دورہ کیا۔ ان جماعتوں کے نام یہ ہیں:۔ روٹا۔ الارو۔ اگیگے۔ الارو میں ایک پبلک لیکچر بھی دیا گیا۔ جس کے بعد کافی دیر تک سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ اگیگے میں اگرچہ احمدی تو موجود تھے۔ لیکن باقاعدہ مشن قائم نہ تھا چنانچہ اسی دفعہ باقاعدہ مشن قائم کیا۔ چیئرمین سیکرٹری اور سیکرٹری تبلیغ کے انتخابات کروائے۔ یہاں مسجد کے لئے زمین خریدنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ فی الحال ایک جگہ کرایہ پر لے لی گئی ہے۔ تاکہ باجماعت نمازوں کا تسلی بخش انتظام ہو سکے۔ اس سے قبل ایک احمدی دوست کے مکان پر نمازیں ادا کی جاتی تھیں۔

عرصہ زیر رپورٹ میں نائیجیریا میں پندرہ احباب نے بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ ان میں سے ایک صاحب جو ہاؤسا قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ عربی کے عالم ہیں۔ ان کا پرانا حلقہ احمدیت کی وجہ سے اب انہیں تکالیف پہنچانے میں نمایاں حصہ لے رہا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ دوست مضبوطی سے احمدیت پر قائم ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اور دیگر تمام نومبایعین کو استقامت بخشے۔ اور ازدیاد ایمان و اخلاص سے نوازے۔ آمین۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہماری مشکلات کو دور فرمائے۔ اور ہمیں احسن طریق پر خدمت دین کی توفیق دے۔ آمین۔

ابھی تک کئی جماعتوں کی طرف سے ماہوار تبلیغی رپورٹ (ماہ دسمبر) موصول نہیں ہوئی۔ سکرٹریان تبلیغ مہربانی فرما کر ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنی رپورٹیں ارسال فرمائیں

(ناظر دعوت و تبلیغ)

آنحضرت صلعم کا مثیل موسیٰ ہونا مستلزم اجرائے نبوت ہے

(از مکرم قاضی محمد بشیر صاحب از گوندوال)

چونکہ موسیٰ شد نبی با کر صدر دین ما ست
لاجرم عیسیٰ شدم آخر ازاں ربِّ ودود

انسانی نسل نے اپنے لیڈر یا ناطق اب بھی نہ چھوڑا - کہ اب نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے - اب خدا تعالیٰ کسی کو نبی مبعوث نہ کرے گا - اور اسی پرانی رو میں بہتے ہوئے جس میں سابقہ امم گذریں - مسلمانوں نے بھی یہ عقیدہ بنا لیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سلسلہ نبوت بالکل منقطع ہے - اور اب آپ کے بعد نبی کی آمد محال ہے - اور اس میں ایسے نبی کے آنے کے عقیدہ کی بھی نفی کر دی جو چراغ نبوت محمدیہ سے مستفاض ہو - ایسے نبی کی آمد سے بھی انکار کر دیا - جس کے آنے کے بغیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات کے کمال میں رخنہ واقع ہو جاتا تھا - اور وہ اس امر سے بالکل بے نیاز ہو گئے کہ ایسا عقیدہ رکھنے میں وہ امت محمدیہ کے ساتھ کتنا ظالمانہ سلوک کر رہے ہیں - اور وہ اس حبیب رب کے کمال کا انکار کر رہے ہیں جو ساری دنیا کے لئے ہادی و رہنما ہو کر عرب کے تپتے ہوئے ریگستانوں سے مبعوث ہوا -

کون نہیں جانتا کہ شریعت اسلامیہ مکمل ہو چکی ہے - ضابطہ حیات ایک مکمل قانون کی شکل میں منظر عام پر آ چکا - اور قرآن مجید انسانوں کی ہدایت کے لئے ایک آخری اور قطعی کتاب من جانب اللہ آ چکی جس میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا - انسانی نسل کا خاتمہ اسی کتاب پر ہو گا - یعنی ایسا کوئی انسان اب مبعوث نہیں ہو سکے گا - جو کوئی اور قانون شریعت لائے - جو اس کتاب کے رستہ سے ہٹا کر کسی دوسرے راستہ کی طرف رہنمائی کرے - بجز اس مکمل ہدایت اور شریعت کو کماحقہ سمجھ کر اللہ تعالیٰ سے کلام کرنے والے لوگوں کو اس شمع ہدایت کی روشنی پہنچانے والے اور مذہب سے بیگانہ انسانوں کو پھر شریعت اسلامیہ پر عمل کی تلقین کرنے والے ہادی و رہنما آنے کا سلسلہ بند نہ ہوا - اور ایسا ہونا بھی ناممکن تھا - کیونکہ گمراہی ہے - مگر ہادی نہ آئے - ظلمت موجود ہو مگر نور نہ آئے - رات آئی ہو اور دن نہ چڑھے یہ کبھی نہیں ہوا - یہ ہو بھی نہیں سکتا - کیونکہ یہ قانون قدرت کے خلاف ہے - مگر ہمارے بھولے بھالے مسلمان بھائی اس کو روا سمجھتے ہیں - ان کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کے بعد جو رحمۃ للعالمین ہیں - تیس دجال آ سکتے ہیں - امت محمدیہ یہود و نصاریٰ بن سکتی ہے - بنی اسرائیل کی کامل مشابہت اختیار کر سکتی ہے - اس کے علماء بدترین مخلوق قرار پا سکتے ہیں - مگر خدا تعالیٰ کی ہدایت کا دروازہ نہیں کھل سکتا - اب کوئی ایسا انسان نہیں آ سکتا جس سے خدا ہمکلام ہو - اور وہ لوگوں کی رشد و ہدایت کے لئے اس کی رہنمائی اپنے کلام خاص سے فرمائے - لیکن یہ خیال خام تھا - یہ ایسا خیال تھا جسے مشیت ایزدی اپنا نہ سکی - پس اس نے عین وقت پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قادیان کی بستی میں مبعوث فرمایا - تا تشنہ روحیں پھر آب روحانی سے فیضیاب ہوں - اور تا ایک دفعہ پھر خدا تعالیٰ کی ہستی دنیا پر جلوہ گر ہو - آنے والا موعود دیکھو کس انداز سے آیا کہ زمین و آسمان اس کی شہادت کے لئے بے قرار نظر آئے - شمس و قمر نے اپنی شہادت سے اہل دنیا کو اس کی طرف توجہ دلائی - اور زمانہ کے ذرہ ذرہ نے اس کی صداقت کے لئے اپنی علامات پیش کر دیں - لاکھوں سعید روحیں اس کے فیض سے فیضیاب ہوئیں - اور دنیا کے لوگ ایک دفعہ پھر آب روحانی کی لذت سے ہمکنار ہو گئے - لاکھوں سلام ہوں اس آنے والے موعود پر - اور ہزاروں رحمتیں ہوں اس مسیح موعود پر جنہوں نے ہر مسلمانوں کے اس غلط خیال کی دھجیاں بکھیر دیں - کہ "رحمۃ للعالمین" نے آ کر رشد و ہدایت کے سلسلہ کا انقطاع فرمایا - بلکہ آپ نے اپنے وجود کو بطور دلیل پیش کیا - کہ میں اس رحمۃ للعالمین کا ایک زندہ نشان ہوں - اور ان کے روحانی پرتو کا ایک نمونہ

برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

لوگ کہتے ہیں کہ آپ نبی نہیں - ہم کہتے ہیں کوئی نبی نہیں ہو سکتا - کاش قرآن مجید ان کی تائید کرتا - کاش احادیث صحیحہ ان کا ساتھ دیتیں - مگر وائے افسوس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کو مقصد اولیٰ بنا کر قرآن مجید کے صاف اور کھلے کھلے بیانات کی طرف سے تجاہل اختیار کر لیا گیا - افسوس ہمارے مسلمان بھائی اس امر کو بھول بیٹھے - کہ وہ اپنے ہاتھوں اپنے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کا انکار کر رہے ہیں - ان کی زبانوں پر تو حضور کے کمال کی داستانیں ہیں - مگر ان کے عقائد حضور انور کے بلند شان کی تردید کر رہے ہیں - ان کا قدم اس قدم کے خلاف ہے - جہاں حضور انور کا قدم تھا - آئیے ہم اس اجمال کی تفصیل میں جائیں اور دیکھیں کہ آیا یہ حقیقت نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رشد و ہدایت جاری اور اتباع نبی اکرم میں مقام نبوت کا حصول ممکن بلکہ ضروری اور لابدی ہے -

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

انا ارسلنا الیکم رسولا شاہدا
علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا (مزمل ع۱)

یعنی اے لوگو ہم نے تمہاری طرف ایک شخص کو رسول بنا کر بھیجا ہے - جو تمہارا نگران ہے اور وہ ویسا ہی رسول ہے - جیسا کہ ہم نے فرعون کی طرف حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بنا کر بھیجا تھا -

اس میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مثیل موسیٰ قرار دیا ہے - اور جمہور مسلمان اس عقیدہ کے حامل بھی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ ہیں - اسی طرح امت محمدیہ امت موسویہ کی مثیل ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا مثیل موسیٰ قرار دینا آپ کی علو شان اور مقام مدح میں استعمال ہوا ہے - اور ضروری ہے کہ آپ کے مثیل موسیٰ قرار پانے کے وجوہ پر غور کیا جائے - اور جہاں یہ اللہ تعالیٰ کے کلام کی حکمت سمجھنے کے لئے ضروری ہو گا - وہیں امت محمدیہ کے بھولے بھٹکے لوگوں کے رستہ دکھانے کا بھی موجب ہو گا - اور واضح ہے - کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ قرار پائے - تو ضروری ہے - کہ آپ کے کل کمالات نبوت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کمالات نبوت کے مشابہ ہوں - بلکہ ان سے زیادہ ہوں - کیونکہ آپ صاحب کوثر بھی ہیں - اور خاتم النبیین بھی - غرض تو ضروری ہے - کہ آپ کے کل کمالات نبوت کسی صورت میں بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کم نہیں ہو سکتے - حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک تشریعی نبی تھے - آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تورات لے کر آئے - جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - ثُمَّ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ تَمَامًا عَلَى الَّذِي أَحْسَنَ وَتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لَّعَلَّهُم بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ - ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات دی جو پوری کی گئی - ان تمام باتوں کے لحاظ سے جو اچھی تھیں - یعنی اچھی ہی اچھی خبریں اس میں درج ہیں - اور ہر ایک چیز کی تفصیل اس میں درج ہے - (انعام رکوع ۱۹)

اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ایک مکمل ضابطہ حیات عطا کیا - جس کو قرآن مجید کہتے ہیں جیسا کہ آیات بالا کے آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - "وَهَٰذَا كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ" (انعام رکوع ۱۹)

"اور یہ کتاب ہم نے اتارا ہے برکت دی گئی ہے - پس تم پیروی کرو اس کی اور تقویٰ کرو - تا کہ تم پر رحم کیا جائے"

اس میں قرآن مجید کے متعلق بھی تورات کی طرح اچھی باتوں پر خبر کی تفصیل کا دعوےٰ کیا

اور پھر فرمایا - الیوم اکملت لکم دینکم کہ قرآن مجید کے ذریعہ شریعت مکمل کر دی گئی

پس جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایک کتاب جو اپنے اندر تفصیلات اور اچھی خوبیاں رکھتی تھی دی گئی - اور آپ تشریعی نبی کہلائے - اسی طرح آنحضرت صلعم قرآن مجید جیسا مکمل ضابطہ حیات لے کر آئے - اور آپ تشریعی نبی کہلائے - اسی لئے آپ مثیل موسیٰ ٹھہرے (۲)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم دو قسم کے انعامات کی مورد ہوئی - ان میں انبیاء آتے رہے - اور ان میں بادشاہت کا سلسلہ جاری رہا - چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے -

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَعَلَ فِيكُمْ أَنبِيَاءَ وَجَعَلَكُم مُّلُوكًا (مائدہ ع۴)

"اور یاد کرو - جب موسیٰ نے کہا اپنی قوم کو - کہ اے میری قوم تم یاد کرو - نعمت اللہ کی اپنے اوپر اس لئے کہ مقرر کئے اس نے تم میں انبیاء اور کر دیا تمہیں بادشاہ"

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم ..... میں یہ دونوں انعام جاری رکھے - اب آنحضرت صلعم کا مثیل موسیٰ قرار پانا مستلزم تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں بھی "انبیاء" کے سلسلے کو جاری و ساری تسلیم کیا جائے - اور بادشاہت کا بھی - اگر نبوت و بادشاہت دونوں انعامات الٰہیہ ہیں - اور ضرور ہیں - اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ ہیں اور ضرور ہیں - تو پھر لامحالہ یہ تسلیم کرنا پڑے گا - کہ امت محمدیہ میں ان انعامات کا ملنا ضروری ہے - ورنہ یہ امت جو خیر امم ہے - حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت جیسی بھی قدر و منزلت نہیں پاتی - اور آنحضرت صلعم کا مثیل موسیٰ ہونا مستلزم ہے - کہ امت محمدیہ میں نبوت کے اجراء کو تسلیم کیا جائے - کس قدر حیرت کی بات ہے کہ مسلمان بادشاہت کی نعمت کو امت محمدیہ میں پاتے ہیں - اور اسے ناممکن سمجھتے ہیں - مگر نبوت کی نعمت کو بند کر کے خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مثیل ہونے سے انکار کرتے ہیں - کیا امت محمدیہ کی فضیلت کا دعویٰ صرف زبانی دعوے ہی نہیں رہ جاتا - جب کہ یہ امت موسوی امت کے ہم پلہ بھی نہ ٹھہر نہ سکے - افسوس اسلام پر یہ ظلمت و تاریکی کے دن آنے بھی مقدر تھے - کہ خود مسلمان کہلانے والے اپنی امت کی توہین اور اپنے آقا کے مثیل موسیٰ ہونے کے خلاف عقائد بنا لیں گے - اگر سلسلہ نبوت امت محمدیہ میں جاری نہیں - اور یہ امت اس نعمت کی حقدار نہیں تو کون یہود کے سامنے اس دعوے کے ساتھ پیش ہو سکتا ہے - کہ امت محمدیہ امت موسویہ سے افضل ہے - کہ وہ تو نبوت و بادشاہت کی نعمتوں سے نوازے گئے - اور یہاں دنیاوی بادشاہت سے زیادہ نعمت انہیں نہ مل سکی - اور امت محمدیہ نبوت کی نعمت سے بے نصیب رہی - (باقی آئندہ)

درخواست دعا

(۱) اقبال احمد خان صاحب ایاز قریباً ½ ۱ سال سے بعارضہ T.B. بیمار ہیں

(۲) ملک بشیر احمد صاحب فلائنگ لفٹیننٹ سخت بیمار تھے اب کچھ افاقہ ہے - احباب کرام دعا صحت فرمائیں -

(اقبال احمد خان ایاز ——— واقف زندگی)

محی الدین ابن عربیؒ کا نظریۂ علم

(از مناظر احسن صاحب گیلانی)

حضرت محی الدین ابن عربی علیہ الرحمۃ جو شیخ اکبر کے عظیم نام سے مشہور ہیں تاریخ اسلام میں ایک خاص مقام رکھتے ہیں۔ احمدیہ لٹریچر میں بھی اجرائے نبوت کے متعلق ان کی عظیم تصنیف "فتوحاتِ مکیہ" سے حوالے دیئے جاتے ہیں اور تمام احباب ان کے اسم گرامی سے اچھی طرح آشنا ہیں۔ مگر سوائے علمائے سلسلہ کے شاید بہت کم لوگ ہوں گے۔ جو اسلام کی اس عظیم ہستی کے حالات زندگی سے اطلاع رکھتے ہوں۔ مندرجہ ذیل مقالہ جو آپؒ کے حالات پر جناب مناظر احسن صاحب گیلانی کی کاوشِ طبع کا نتیجہ ہے۔ ہفت روزہ "حمایت اسلام" کی وساطت سے شکریہ کے ساتھ اس لئے نقل کیا جاتا ہے کہ اول تو ناواقف دوست ان کی زندگی کے حالات سے واقف ہو جائیں دوئم علمائے سلسلہ اس قسم کے مقالات دوسری عظیم اسلامی شخصیتوں کے متعلق بھی لکھنے کی طرف راغب ہوں۔ خاص کر جن کے حوالے اکثر احمدیہ لٹریچر میں آتے ہیں۔ مثلاً حضرت ملا علی قاریؒ حضرت مجدد الف ثانیؒ شاہ ولی اللہؒ وغیرھم۔ لہٰذا ہم علماء سلسلہ کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ ان لوگوں کے حالات زندگی پر ایسے مختصر اور جامع و مانع مقالات لکھکر الفضل میں اشاعت کے لئے ارسال فرمائیں۔ تو یہ ایک علمی خدمت ہو گی اور دنیا بھی جان لے گی کہ جن بزرگوں تصنیفات کو بطور سند پیش کیا جاتا ہے وہ کس شان کے بزرگ تھے۔ (ادارہ)

مشہور اسلامی عارف حضرت شیخ محی الدین بن عربیؒ جو عموماً مسلمانوں میں شیخ اکبر کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں کے متعلق، خاکسار نے مجلس دائرۃ المعارف کی ایک علمی بزم میں جو غالباً ۱۹۳۷ء میں حیدر آباد ہی میں منعقد ہوئی تھی . . . . . . ایک مقالہ عربی زبان میں سنایا تھا۔ اس مقالہ میں حضرت شیخ کے علمی نظریہ پر ایک اجمالی تبصرہ کیا تھا جو طبع ہو کر شائع ہو چکا ہے۔ منجملہ اور باتوں کے میں نے ان کے متعلق یہ بھی لکھا تھا۔

"منجملہ ان امور کے جن کی طرف شیخ نے خاص توجہ مبذول کی ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے۔ وہ انسانی فکر و نظر کی حد پرواز کا مسئلہ ہے۔"

میں نے اسی سلسلہ میں اس پر بھی تنبیہ کی تھی کہ:۔

"جس چیز کو دیکھکر حیرت ہوتی ہے اور آدمی مبہوت ہو کر رہ جاتا ہے وہ یہ ہے کہ یورپ والے اور جو، ان یورپ والوں کے طفیلی یا ان کی ہاں میں ہاں ملانے والے ہیں ان سبھوں نے اس مسئلہ کی ایجاد و تنقیح کا سہرا جرمنی کے حکیم کانٹ کے سر باندھا ہے اپنی اور اپنی قوم کے لئے اس چیز کو یہ مایۂ فخر و فضل بنائے ہوتے ہیں۔"

(مقالہ الشیخ الاکبر و طریقہ مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن)

پھر عرض کیا گیا تھا کہ اس سلسلہ میں شیخ اکبر کے نظریات اور افکار پر اگر غور کیا جائے۔ تو معلوم ہو سکتا ہے کہ حکیم کانٹ المانی سے کم اہمیت نہیں رکھتے۔

مجھ سے خواہش کی گئی کہ آج کی مجلس مستشرقین کے "شعبۂ اسلامیات" میں شیخ اکبر کے اسی نظریہ کے متعلق بعض چیزیں آپ کے سامنے پیش کروں امتثالاً للامر اپنی محدود فہم کے مشورہ سے اس مجلس میں شیخ کے کلام سے جن اجزاء کا انتخاب میں نے کیا ہے . . . آپ کے سامنے ہے۔ علماء قدیم کے حلقوں میں اگرچہ شیخ اکبر کی ذات والا صفات کسی تعریف سے یقیناً مستغنی ہے۔ لیکن ظاہر ہے کہ آپ کی اس مجلس میں قدیم عناصر کے ساتھ جدید اسلقسات بھی ملے جلے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ان میں بعض حضرات کے لئے ان کا نام نیا ہو۔ اس لئے کام سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نام کا تعارف کرا لیا جائے اور اب تو جدید کے ساتھ علماء کا قدیم طبقہ بھی جہاں تک میں جانتا ہوں۔ شیخ اور ان کے کارناموں سے تقریباً نامانوس ہو چکا ہے۔ اس تعارف کی ضرورت اس وجہ سے اور زیادہ بڑھ جاتی ہے

شیخ اکبر کا اجمالی تعارف

مرسیہ جو اندلس کے مشرقی علاقہ کا ایک مشہور شہر ہے۔ حضرت شیخ کی ولادت اس شہر میں ۵۶۰ھ میں ہوئی۔ اندلس کا یہ وہ زمانہ ہے۔ جب اسلامی دولت اس سرزمین میں اپنے بچے کھچے وقار و اقتدار کو بھی ختم کر رہی تھی۔ ملک میں عام طور سے طوائف الملوکی کا دور دورہ تھا۔ تھوڑے تھوڑے دن کے بعد مختلف علاقوں میں مختلف خاندانوں کی حکومتیں قائم ہو ہو کر ختم ہوتی رہتی تھیں۔ بدامنی فتنہ و فساد کا ہر طرف بازار گرم تھا۔ چاہیئے تو یہی تھا کہ بے اطمینانی کے ایسے دور میں علم و کمال کو پھلنے پھولنے کا موقع نہ ملے۔ لیکن قدرت کا شاید یہ بھی قانون ہے۔ کہ سحر کا چراغ دم توڑنے کے لئے جب آخری دفعہ بھڑکتا ہے۔ تو اس کی اسی روشنی میں بسا اوقات بعض عجیب و غریب ہستیاں نمایاں ہوتی ہیں۔

ہندوستان میں شاہ ولی اللہ، مغرب میں ابن خلدون اس نظریہ کی بہترین مثالیں ہیں۔

شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی ذیل میں آتے ہیں . . . . یہ واقعہ ہے کہ جس جامعیت کو ہم شیخ اکبر میں پاتے ہیں۔ اسلامی علماء اور صوفیاء کی طویل الذیل تاریخ میں اس کی نظیر صرف مشکل ہی نہیں بلکہ غالباً ناممکن ہے اس زمانہ کے مروجہ علوم خواہ عقلی ہوں یا نقلی، ادبی ہوں یا دینی شیخ کی کتابیں بتا سکتی ہیں۔ کہ مشکل ہی سے کوئی ایسا علم یا فن اس زمانہ میں پایا جاتا ہو گا۔ جس سے صرف معمولی لگاؤ نہیں بلکہ تحقیقی رشتہ قائم نہ تھا۔

شیخ کی تصنیفات کی تعداد

یوں تو ان کی کتابیں حد شمار سے باہر ہیں۔ لیکن حروب صلیبیہ کے بطل اعظم سلطان صلاح الدین انار اللہ برہانہ کے صاحبزادے جن کا ذکر شیخ نے خود اپنی کتاب فتوحات مکیہ کی جلد ۴ ص ۵۰۰ میں بایں الفاظ کیا ہے۔

"بعض بادشاہوں کے پاس میری بات سنی جاتی تھی۔ اور یہ حلب کے بادشاہ ملک ظاہر غازی ہیں۔ خدا کی ان پر رحمت ہو۔ الناصر لدین اللہ سلطان صلاح الدین بن ایوب کے یہ صاحبزادے ہیں"۔ (ص۵۰۰)

شیخ صاحب نے لکھا ہے کہ ایک دفعہ میں نے سلطان سے ایک سو اٹھارہ سفارشیں مختلف معاملات میں کیں۔ فقضاہا کلہا۔ یعنی ہر بات منظور کی۔ آگے ایک طویل قصہ ہے۔ جس کے ذکر کی حاجت نہیں مجھے کہنا یہ ہے کہ اسی سلطان غازی کو شیخ نے ایک علمی سند دی تھی۔ جسے مشہور لغوی عالم مجد الدین فیروز آبادی صاحبِ قاموس نے خود دیکھا تھا۔ صاحب قاموس کا بیان ہے کہ اپنی تصنیفات کی اجازت کے سلسلہ میں کتابوں کے نام درج کرتے ہوئے لکھا ہے۔

عدّ نیفاً و اربعمائۃ مصنف

(مقدمہ فتوحات) شیخ نے چار سو سے اوپر کتابیں شمار کی ہیں۔

ان میں بعض ایسی کتابیں بھی ہیں۔ مثلاً فتوحاتِ مکیہ جو مصر و قسطنطنیہ میں متعدد بار طبع ہو چکی ہے چار جلدوں میں یہ کتاب ہے۔ ابتداء کی دو جلدیں تقریباً ہزار ہزار صفحات پر ختم ہوئی ہیں۔ اور آخر کی دو جلدیں سات سات سو صفحات پر مشتمل ہیں۔ گویا چار سو سے اوپر کتابوں میں سے صرف یہی ایک کتاب تین ساڑھے تین ہزار صفحات پر مشتمل ہے۔ اسی سے ان کی دوسری کتابوں کا اندازہ کیجئے۔ صاحبِ قاموس نے ان کی ایک تفسیر کا بھی ذکر ان الفاظ میں کیا ہے۔

"جن میں ان کی کبیر تفسیر بھی ہے۔ جو سورۂ کہف کی آیت وعلمناہ من لدنا علماً تک پہنچ کر رہ گئی کہ شیخ صاحب کی وفات ہو گئی۔ اس وجہ سے پوری نہ کر سکے یہ ایک ایسی تفسیر ہے۔ جس کا ہر حصہ اور اسکی ہر عبارت ایک ایسے دریا کی شکل رکھتی ہے۔ جس کا کنارہ نہ ہو" (صفحہ ۷)

اور غالباً یہی تفسیر شیخ کی ہے۔ جس کا ذکر البطل الغازی المجاہد صاحب السیف والقلم الامیر عبدالقادر الجزائری نے اپنی کتاب "المواقف" میں بایں الفاظ کیا ہے۔

"معلوم ہو کہ ایک تفسیر شیخ محی الدین بن عربی کی پائی گئی ہے۔ جس کا نام "کتاب الجمع والتفصیل فی اسرار التنزیل" ہے۔ اور مقدار اس کتاب کی (۶۶۰) چھ سو ساٹھ جلدیں ہیں"۔

(مواقف ص ۲۲۲)

الجزائری نے یہ بھی لکھا ہے کہ مصر میں سورۂ کہف تک اس تعبیر کے ۶۰ ۱۰ ملے ہیں "واللہ اعلم بالصواب"۔ جس شخص کے لکھنے کا یہ حال ہو کہ فتوحات مکیہ جب لکھ رہے تھے تو

"جہاں کہیں ہوتے (غالباً سفر و حضر ہر جگہ) روزانہ تین کراسے (جزو) لکھا لیا کرتے تھے"

اور اس کا اعتراف تو انہوں نے خود کیا ہے کہ:۔

"اپنی تصنیفوں میں سے کسی تصنیف کا میں نے مسودہ نہیں لکھا۔ یعنی بس جو مسودہ ہوتا تھا۔ وہی بیضہ بھی تھا"۔

جس کے یہی معنے ہوئے کہ ان کی کتابیں عموماً برداشتہ قلم لکھی گئی ہیں۔ اور اس کا پتہ خود ان کتابوں سے بھی کچھ چلتا ہے۔ جس کی تفصیل کا یہ مقام نہیں ہے بہر حال ان کی اسی کتاب فتوحاتِ مکیہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ اپنے زمانہ کے کسی علم میں ان کا پایہ معمولی نہ تھا۔ اگرچہ ظاہر ہے کہ ان پر اصلی مذاق جس علم کا غالب تھا۔ وہ تصوف ہی کا فن ہے۔ اور دنیا میں عام طور پر ان کی شہرت ایک صوفی عالم ہی کی حیثیت سے ہے بھی۔ شیخ کے ان سارے علمی اور قلمی مجاہدات کے پیچھے کیا چیز عمل کر رہی تھی۔ ان کے دل میں جس چیز کی آگ لگی ہوئی تھی۔ اور اسی سوزش کو ان عجیب و غریب کتابوں کا میں سبب قرار دیتا ہوں اس کا اندازہ ان کے منظوم خط سے بھی ہوتا ہے جو روم (ایشیائے کوچک) کے سلطان عزالدین کیکاؤس کے ایک مکتوب کے جواب میں انہوں نے لکھا ہے۔ شیخ نے اپنے اس خط کو فتوحات ج ۴ کے ص ۶۹۲ مطبوعہ بولاق مصر میں درج فرمایا ہے

کتبت کتابی والدموع تسیل
ومالی الی ما ارتضیہ سبیل

میں اپنا خط لکھ رہا ہوں۔ اور آنسو بہ رہے ہیں۔ اور میرے بس میں نہیں ہے۔ کہ ان کو راضی کروں۔

ارید اری دین النبی محمدا
یقام ودین المبطلین یزول

چاہتا ہوں میں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو دیکھوں۔ کہ وہ بلند کیا جائے۔ اور جھوٹوں کا دین مٹ جائے۔

فلم ارا لا الزور یعلو واھلہ
یعزون والدین القویم ذلیل

مگر بجز بناوٹی سخن سازیوں کے اور اس کے کاروبار کرنے والوں کے سوا کسی کو معزز ہوتے ہوئے نہیں پا رہا ہوں۔

فیا عز دین اللہ سمعًا لنا صح
شفیقًا فنصاح الملوک قلیل

اے اللہ کی دین کی عزت ایک ہی خواہ کی نصیحت سن۔ جو تجھ پر مہربان ہے۔ یاد رکھ کہ بادشاہوں کو نصیحت کرنے والے کم ہیں۔

وحاذر بتائید الالٰہ بطانۃ
یشیر بامر ما علیہ دلیل

اور بچو اللہ کی مدد سے ایسوں کو راز دار بنانے سے جو اشارے ایسی باتوں کی طرف کرتا ہو۔ جس کی دلیل نہ ہو۔

ان اشعار سے شیخ کے باطنی محرکات کا کچھ اندازہ ہوتا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ان کے مولد یعنی اندلس پر کفر کا تسلط دن بہ دن بڑھتا جا رہا تھا۔ اور جیسا کہ ان کا خیال تھا۔ جس کا ذکر مختلف مقامات میں انہوں نے کیا بھی ہے۔ یعنی ان ساری تباہیوں کی ذمہ داری اسلام کے سلاطین اور علماء کے سر عائد ہوتی ہے۔ مختلف مضامین لکھتے لکھتے کہیں ان کے قلم سے ان پوشیدہ جذبات کا اظہار ہو جاتا ہے۔ خود اپنے وطن اندلس کو خیرباد کہہ کے جب وہ مشرقی ممالک کی طرف چلے آئے۔ اور اسی طرح آئے جیسا کہ ان کے سوانح نگار نے لکھا ہے:-

"اپنے وطن مرسیہ سے شیخ ۵۶۸ھ میں اشبیلیہ روانہ ہوئے۔ اور ۵۹۸ھ تک وہیں رہے۔ پھر اس کے بعد مشرق کی طرف روانہ ہوئے۔ حج کے ارادے سے جس کے بعد پھر اندلس واپس نہ ہوئے۔"

اندلس سے روانہ ہو کر جب جبل الطارق کی آبنائے کے پاس آئے ہیں۔ تو سبتہ نامی شہر میں ان کی ملاقات ایک درویش سے ہوئی۔ اس ملاقات میں شیخ کا ان سے جو مکالمہ ہوا ہے اس کا ذکر ان الفاظ میں فرماتے ہیں۔

"درسمندر کے آبنائے کے پاس سبتہ میں بعض صالحین کے یہاں حاضر ہوا۔ مجھ میں اور حکومت میں بعض ایسی باتیں ہوئی تھیں جن کا نتیجہ قلب کی تنگی تھی۔ اور قدر و منزلت جس سے گر گئی تھی۔ ان بزرگ کو اس کی خبر ملی تھی۔ مجھ پر ان کی جب نظر پڑی۔ تو بولے کہ بھائی۔ ایسا آدمی ذلیل ہو جاتا ہے۔ جس کی اعانت کوئی ظالم نہ کرے۔ میں نے عرض کیا۔ کہ جی ہاں۔ ایسا بادشاہ بھی گمراہ ہو جاتا ہے۔ جس کی رہنمائی کوئی عالم نہ کرے۔ بزرگ نے فرمایا۔ کہ نرمی نرمی (یعنی ذرا نرمی اختیار کرنا چاہیئے) میں نے عرض کیا کہ جی ہاں جب تک اصل پونجی پر آنچ نہ آئے۔ یعنی دین محفوظ ہو۔ بزرگ نے یہ سن کر فرمایا۔ کہ سچ کہتے ہو۔ اور خاموش ہو گئے۔" (ج ۴ ص ۱۰۱)

جہاں تک میرا خیال ہے۔ شیخ کی انہی تلخ نوائیوں اور اندرونی بےچینیوں نے ان کو اندلس چھوڑنے پر مجبور کیا۔ اور مشرق کو انہوں نے اپنا وطن بنا لیا۔ کیونکہ یہاں ان کو بعض ایسے سلاطین مل گئے۔ جو ان کی باتوں پر کان دھرتے تھے۔ شیخ ہمیشہ ان سلاطین کو اس طرف متوجہ کراتے تھے۔ کہ علماء سوء کی اصلاح کرو۔ دین انہی کی وجہ سے برباد ہو رہا ہے۔ فتوحات ہی میں ایک جگہ انہوں نے علماء سوء کے متعلق ایک واقعہ درج کیا ہے۔ اس واقعہ سے اس کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ کہ سلاطین سے ان کے تعلقات کی نوعیت کیا تھی۔ فتوحات ج ۳ ص ۹۱ میں ارقام فرماتے ہیں:

"وہی صلاح الدین ایوبی کے بیٹے ملک الظاہر غازی نے ایک دن مجھے خبر دی۔ یعنی مجھ سے اور ان سے بعض معاملات کے متعلق گفتگو ہو رہی تھی۔ اس وقت انہوں نے مجھے بتایا۔ کہ میرے ملک اور میری حکومت میں جو قابل اعتراض باتیں ہیں۔ اور جو مظالم ہو رہے ہیں۔ ان کے متعلق آپ مجھے منع فرماتے ہیں۔ اور یہ واقعہ ہے کہ جو کچھ اس باب میں آپ کا خیال ہے۔ وہی میرا بھی ہے۔ کہ یقینًا یہ ساری باتیں غلط ہیں۔ لیکن سیدی! خدا کی قسم یہ جتنی بری باتیں ہیں۔ ان سب کے متعلق فقیہ کا فتویٰ موجود ہے۔ یعنی ان کی صحت و جواز کا فقیہ (مولوی) نے فتویٰ دے رکھا ہے۔ ان کے دستخط میرے پاس موجود ہیں۔ تو خدا کی ان ہی پر لعنت ہو۔"

شیخ نے الملک الظاہر کے اس بیان کو نقل کر کے پھر اس نیک دل بادشاہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

"خود ایک مولوی جو ملاں صاحب ہیں۔ انہوں نے مجھے یہ فتویٰ دیا ہے۔ سلطان نے اس مولوی کی شخصیت بھی متعین کی یہ اس شہر کے بڑے نامی گرامی فاضل ہیں۔ دین اور مذہب میں سختی ان کا بھی خاص اختیار ہے۔ ان مولوی صاحب نے (بادشاہ نے کہا) مجھے یہ بتایا ہے کہ مجھ پر خاص رمضان کا روزہ فرض نہیں ہے۔ بلکہ سال کے کسی ایک مہینہ میں جس میں بھی چاہوں روزہ رکھ سکتا ہوں۔ (غالبًا مولوی کی تاویل یہ ہو کہ بادشاہوں کو خصوصًا اس زمانہ میں جنگی مہموں میں مشغول رہنا پڑتا تھا۔ اسی وجہ سے آج یہاں کل وہاں مارے مارے پھرتے

تھے۔ یہ سفر کی حالت ہے۔ اور مسافر روزوں کو ماہ رمضان سے مؤخر کر سکتا ہے۔" (واللہ اعلم)

شیخ فرماتے ہیں کہ اس فقیہ کے اس فتویٰ کا ذکر کر کے الملک الظاہر نے کہا۔

"میں نے دل ہی دل میں اس مولوی پر لعنت کی اور اس پر امر کو ظاہر نہ کیا۔ مولوی کا بادشاہ نے نام بھی بتایا۔ خدا ان لوگوں پر رحم کرے۔"

یہی بےرحمیاں تھیں۔ جو عوام میں ہی نہیں۔ بلکہ خواص میں بھی انہیں محسوس ہو رہی تھیں۔ ملک کیکاؤس کے نام ایک اور طویل خط بھی شیخ نے لکھا تھا۔ جس کو بجنسہ انہوں نے فتوحات میں نقل کر دیا ہے۔ شروع میں اس کے لکھتے ہیں۔

"۶۰۹ھ میں یونان کے شمالی حصہ کا بادشاہ جس کا نام الغالب لامر اللہ کیکاؤس ہے۔ اس نے مجھے خط لکھا۔ (یونان کے شمالی حصہ سے ایشیائے کوچک کا حصہ مراد ہے۔ جہاں آج ترکوں کا پایۂ تخت ہے۔ اسی کو روم بھی کہتے تھے۔ مولانا روم اسی علاقہ کی طرف منسوب ہیں)

خط بہت طویل ہے۔ فتوحات کے تقریبًا ڈیڑھ صفحہ میں آیا ہے۔ اس خط کے آخر میں بھی چند اشعار ہیں۔ جن میں سے بعض شعر یہ ہیں۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ملک کیکاؤس نے اپنا سلطانی نام عز الدین رکھا تھا

اذا انت اعززت الھدی وتعتہ
فانت لھذا الدین عز کما تدعی

اگر دینی ہدایت کو تم سے عزت نصیب ہو اور اس کی خود بھی تم پیروی کرو۔ تو بےشک تم دین کی عزت ہو۔ جیسا کہ تم پکارے جاتے ہو

وان انت لم تحفل بہ واھنتہ
فانت تذل الدین تخفضہ وضعا

اور اگر تم نے دین کو نہیں سمیٹا اور اسے ذلیل کیا

(بقیہ صفحہ ۸ پر)

درخواست دعاء

میری اہلیہ محترمہ بنت شیخ عظیم الدین صاحب چند روز سے لعارضہ بخار علیل ہیں۔ نیز شیخ عظیم الدین صاحب سوداگر چرم بھی کافی عرصہ سے بیمار ہیں صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام درویشان قادیان سے درخواست ہے۔ ہر دو کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (مختار احمد) پرویرائٹر فوٹو ہوس

تعلیم الاسلام کالج لاہور کی سالانہ کھیلیں

مورخہ ۲۱ و ۲۲ دسمبر ۵۲ء کو تعلیم الاسلام کالج لاہور کی سالانہ کھیلیں ایم اے او کالج کی گراؤنڈز واقع راجگڑھ میں منعقد ہوئیں۔ ۲۱ دسمبر ۵۲ء کو صبح ۹ بجے جناب پرنسپل صاحب زادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے نے کالج کی پانچویں سالانہ کھیلوں کا افتتاح فرماتے ہوئے فرمایا۔ کہ مختلف قومیں کھیلوں کا انعقاد اپنے اپنے جسموں کے مظاہرہ کرنے کے لئے کرتی ہیں۔ لیکن آج اسلام کو نہ صرف مضبوط جسموں کی ضرورت ہے بلکہ اسے مضبوط ذہنوں کی بھی ضرورت ہے۔ اس لئے ہمیں مضبوط جسم اور اچھے ذہنوں کی خاطر کھیلوں کا مظاہرہ کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد کالج کا جھنڈا لہرایا گیا۔ اور کھلاڑیوں کے مارچ پاسٹ کے بعد دو روز تک مختلف کھیلوں کے مظاہرے ہوتے

۲۲ دسمبر کو شام کے چار بجے یہ تقریب بخیر و خوبی ختم ہوئی۔ تمام کھلاڑیوں اور کارکنوں کی فواکہات اور ٹی پارٹی سے تواضع ہو گئی۔ تقریب کی کامیابی کا سہرا چوہدری محمد فضل داد صاحب فزیکل انسٹرکٹر کے سر ہے۔ جن کی شب و روز تندہی اور مستعدی کی وجہ سے تمام انتظامات نہایت کامیاب رہے (ح-ک) نامہ نگار خاص

امریکہ کے امدادی پروگرام وسیع کرنیکا مطالبہ

واشنگٹن ۲۳ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی کانگرس کے اجلاس کے دوران میں ایک مسودہ قانون پیش کیا جا رہا ہے جس میں اشتراکی ملکوں سے فرار ہو کر مغربی دنیا میں پناہ لینے والے افراد کی امداد کے پروگرام کو مزید وسعت دینے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ امریکی کانگرس کے ایک رکن مسٹر چارلس جی کرسٹین نے بتایا کہ یہ امداد اشتراکی استبداد پر ضرب کاری لگانے میں بے حد مفید ثابت ہو رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ اس پروگرام کو مزید توسیع دینے کی غرض سے مسودہ قانون پیش کر رہے ہیں۔

صدر ٹرومن کو ڈیموکریٹک پارٹی کا ٹکٹ دیا جائیگا

واشنگٹن ۲۳ جنوری۔ امریکہ کی ڈیموکریٹک پارٹی کے ایک رکن نے خیال ظاہر کیا ہے کہ امریکہ کے آئندہ انتخابات صدارت میں امریکہ کی ڈیموکریٹک پارٹی صدر ٹرومن کو دوبارہ نامزد کرے گی۔ اگر ڈیموکریٹک نیشنل کنونشن صدر ٹرومن کو نامزد کرنے کا فیصلہ کرے۔ تو صدر ٹرومن کے لئے مشکل ہو گا کہ وہ اس فیصلہ کو قبول نہ کریں۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ اگر صدر ٹرومن کو ڈیموکریٹک ٹکٹ دیا گیا تو وہ انتخابات میں بھی کامیابی حاصل کریں گے۔ (ی۔ س۔ ا۔ س)

لنڈن (ریڈیو رپورٹ سے) یہاں اس خبر کی تصدیق ہو گئی ہے کہ واشنگٹن میں برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ایڈن اور مسٹر ڈی ایچی سن کے مابین جو بات چیت ہو رہی تھی۔ اس میں چین اور جاپان کے آپس کے تعلقات بھی زیر بحث آئے۔ اس مسئلہ پر برطانوی حکومت کا نکتہ نظر یہ ہے کہ جاپانی صلح نامہ کے مکمل نفاذ اور جاپان کی مکمل

محی الدین ابن عربی کا نظریہ علم (بقیہ)

تو پھر دین کے تم خوار کر نیوالے ہو اور اسے تم نے پست کر دیا۔

اور آخر میں اسی بادشاہ کے کسی نائب السلطنت کی طرف ایما فرماتے ہوئے متنبہ کرتے ہیں:۔

نکم نائب فی الامر اصبح ملحداً
واضحی لاھل الدین یقطعھم قطعا

تمہاری حکومت میں تمہارا جو نائب ہے۔ وہ بے دین ہو گیا ہے اور ارباب دین کو اس نے ٹکڑے ٹکڑے کر کے رکھ دیا ہے۔

پھر اسی بادشاہ کا جو دوسرا خطاب الغالب لامر اللہ ہے۔ اس سے نفع اٹھاتے ہوئے کہتے ہیں:۔

فمالک لن تغلبہ واسمک غالباً
ومالک لم تعزلہ اذا اثر النقعا

آخر تم اس پر غالب کیوں نہیں ہوتے حالانکہ نام تو تمہارا غالب ہے اس کو معزول کیوں نہیں کرتے۔ وہ گرد تو اڑا چکا ہے

الغرض یہ اور اسی قسم کی مختلف شہادتوں سے جن کا ذکر اس مختصر مقالہ میں موجب طوالت ہو گا۔ میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ شیخ کا عہد جس میں اسلام کے مغربی ممالک پر یورپ سے اور مشرقی ممالک پر تاتار سے کفر کے بادل امنڈ امنڈ کر آگ برسا رہے تھے۔ اور اسلام کی جو وقعت قلوب میں تھی۔ دن بدن اس کی دیوار کمزور ہوتی چلی جا رہی تھی نہ صرف عوام بلکہ مسلمانوں کے خواص جن میں علماء و سلاطین و امراء سب ہی شریک تھے۔ اپنی اپنی ایمانی قوتوں کو کھوتے چلے جا رہے تھے۔ قرآن اور پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ان کا تعلق کمزور ہوتا چلا جاتا تھا۔ اور اسی کے یہ نتائج تھے۔ جن کا ذکر شیخ نے اپنے مذکورہ بالا بیانات میں فرمایا ہے۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ"

مندرجہ بالا موضوع پر آج بروز جمعرات بتاریخ ۲۴ جنوری ۱۹۵۲ء تعلیم الاسلام کالج میں ایک تقریری مقابلہ بوقت ساڑھے نو بجے صبح تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام منعقد ہو گا۔ احباب سے مقررہ وقت پر شمولیت کی درخواست ہے۔ (سیکرٹری عثمان عمر)

مسئلہ کشمیر کے متعلق چودھری محمد ظفر اللہ خاں اور لارڈ اسمے میں اہم ملاقات

لنڈن ۲۳ جنوری۔ پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں اور اقوام متحدہ میں پاکستانی وفد کے سیکرٹری جنرل مسٹر محمد ایوب لنڈن تشریف لائے ہیں۔ آپ مسئلہ کشمیر کے متعلق برطانوی زعماء سے تبادلہ خیالات کریں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ایوب نے کل تعلقات دولت مشترکہ کی وزارت کے متعدد افسروں سے ملاقات کی اور چوہدری محمد ظفر اللہ خاں آج لارڈ اسمے سے ملاقات کر رہے ہیں۔

وزیر خارجہ اور مسٹر ایوب دونوں ہی کل پیرس واپس جا رہے ہیں۔ اسٹار کو معلوم ہوا کہ زیر بحث مسئلہ اس قرارداد کی نوعیت ہے جس پر حفاظتی کونسل نے ۲۹ جنوری کو مسئلہ کشمیر کے سلسلہ میں غور کرنا ہے (اسٹار)

ہانگ کانگ کی پارچہ ساز صنعت کو خطرہ

ہانگ کانگ ۲۳ جنوری۔ ہانگ کانگ کی درآمد پر امریکی پابندی کے بعد سے صنعت سازوں نے کپاس کے دوسرے ذرائع کی طرف (جن میں پاکستان شامل ہے) توجہ کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ جاپانی کپڑوں کے مقابلہ میں اب اس کپاس کی گراں قیمت یہ برداشت کرنا ممکن نہیں ہے صنعت ساز حکومت پر دباؤ ڈال رہے ہیں کہ وہ امریکی درآمد کو بحال کروائے

اس کے علاوہ جاپانی کپڑوں کی درآمد کے خلاف پابندیوں کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ (اسٹار)

عرب ممالک کا اجتماعی تحفظ کا معاہدہ

عمان ۲۳ جنوری۔ اردن کی کابینہ نے فیصلہ کیا ہے کہ بین العرب اجتماعی تحفظ کے معاہدہ پر اردن کو بھی دستخط کرنے چاہئیں۔ دوسرے عرب ممالک نے گذشتہ سال ہی اس پر دستخط کر دیئے تھے گرچہ بعض ممالک کی پارلیمنٹ نے ابھی اس کی توثیق نہیں کی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اب وہ حالات باقی نہیں رہے جنہوں نے اردن کو شمولیت سے روک رکھا تھا۔ (اسٹار)

سوڈان میں خوشحالی کا دور

خرطوم ۲۳ جنوری کپاس کی بڑھی ہوئی قیمتوں اور آبپاشی کی اسکیم کی کامیابی کی وجہ سے آج کل سوڈان میں خوشحالی کا دور ہے۔ گذشتہ سال کے پہلے نو مہینوں میں ۲ کروڑ ۶۰ لاکھ پاؤنڈ کا غیر ملکی تجارتی توازن قائم ہو گیا ہے۔ جو پچھلے بارہ مہینوں کی آمد سے زیادہ ہے (اسٹار)

اسلامی تہذیب کا مطالعہ

دمشق ۲۳ جنوری۔ شامی وزارت تعلیم کو مطلع کیا گیا ہے کہ سویڈن کی اپسالا یونیورسٹی کے متعدد طلباء اسلامی تہذیب کے مطالعہ کیلئے شام، عراق، ایران، افغانستان اور پاکستان کا دورہ کریں گے۔ (اسٹار)

(۲) خود مختاری تک اس سلسلہ میں زیادہ اصرار سے کام نہ لیا جائے۔ (ی۔ ا۔ س)

انڈونیشیا میں ملیریا کی روک تھام

جاکرتا ۲۳ جنوری۔ انڈونیشی حکومت نے ایک ملیریا انسٹی ٹیوٹ کے قیام کا منصوبہ منظور کر لیا ہے اس کی تعمیر پر تقریباً ۴ لاکھ روپیہ صرف ہو گا اور توقع ہے کہ اس رقم کا بیشتر حصہ ای۔ سی۔ اے کے فنڈ سے حاصل ہو گا۔ اس سال ملیریا کے انسداد کی تدابیر پر ایک کروڑ روپیہ صرف ہو گا۔ جن میں جاوا۔ مدورا اسماٹرا میں روک تھام اور احتیاطی تدابیر شامل ہیں (اسٹار)

انڈونیشیا میں انگریزی زبان کی حوصلہ افزائی

جاکرتا ۲۳ جنوری۔ انڈونیشیا کے ثانوی اسکولوں میں انگریزی زبان کو ولندیزی زبان پر فوقیت دی جائے گی۔ ڈاکٹر وانگ سون گوند سے جب زبان کی تعلیم کے بارہ میں سوال کیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ وہ انگریزی کی حوصلہ افزائی کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ اعلیٰ ثانوی اسکولوں میں اس زبان کی تعلیم کے اوقات کے موجودہ تین گھنٹے فی ہفتہ کو چھ گھنٹوں میں تبدیل کر دینا چاہیئے۔ (اسٹار)

برطانیہ اور اسماعیلیہ کا واقعہ قتل

لنڈن ۲۳ جنوری۔ برطانیہ کے دفتر خارجہ نے نہر کے خطہ میں مسیحی راہبہ کے ہلاک کئے جانے کی تفصیلی رپورٹ طلب کی ہے۔ جب تک یہ رپورٹ موصول نہیں ہو جاتی دفتر خارجہ کی طرف سے اس ضمن میں کوئی مفصل بیان جاری کئے جانے کا امکان نہیں ہے۔

برطانوی رائے عامہ اور امریکی رائے عامہ کا بڑا حصہ یہی سمجھتا ہے کہ خواہ گولی کسی کی طرف سے چلائی گئی ہو لیکن اس کی موت کی ذمہ داری بہرحال مصریوں پر عائد ہوتی ہے۔ کیونکہ اگرچہ برطانوی فوجیں اپنی حفاظت میں گولی چلانے پر مجبور ہیں۔ لیکن برطانویوں نے گولی چلانے میں پہل نہیں کی تھی۔ (اسٹار)